Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ جوبلی فنڈ برائے مستحقین میں وصولیوں کی رفتار تیز کرنے کی ہدایت

اس نیّت سے چندہ نہ دیں کہ اللہ ضرور بڑھا کر واپس کرے بلکہ بالکل بے غرض ہو کر مالی قربانی کریں

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ | منگل ۱۲ جمادی الاوّل ۱۴۱۲ھ، ۱۹ نبوت ۱۳۷۰ہش، ۱۹ نومبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۶۰

> میری زندگی کا تجربہ ہے کہ پاک نیّت سے جو مال دیا جائے اس کے خرچ میں خدا کی طرف سے بہت برکت دی جاتی ہے

مالمو یا سویڈن کی ساری جماعت کو بُرا نہ سمجھیں ان میں بے حد اخلاص رکھنے والے بھی شامل ہیں

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۱۱ اخاء ۱۳۷۰ہش (۱۱ اکتوبر ۱۹۹۱ء) بمقام بیت الفضل لندن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

چندہ کی واپسی کے بارے میں ایک اصولی بات

"آج میں دو تین متفرق امور سے متعلق جماعت سے کچھ باتیں کرنی چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے تو گزشتہ خطبے کے مضمون کو دوبارہ از سر نو چھیڑنا ہے۔ وہ فتنہ جو مالمو میں پیدا ہوا جس کی بروقت سرزنش کی گئی اس سلسلہ میں ایک دو وضاحتوں کی ضرورت ہے۔ میں نے یہ کہا تھا کہ وہ لوگ جنہوں نے چندہ دیا اور پھر مانگا اُن پر حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کی فرمودہ یہ مثال صادق آتی ہے کہ تحفہ پیش کرنے والا اگر اُس کی واپسی کا خیال کرے تو ایسا ہی ہے جیسے قے کرکے اُسے دوبارہ چاٹے اور یہ ایسی مکروہ چیز ہے جو انسانی تعلقات میں بھی قابل قبول نہیں، کجا یہ کہ خدا کے تعلق میں انسان یہ وہم بھی کر سکے کہ خدا کے حضور کچھ پیش کرکے اُسے واپس مانگا جائے۔ چنانچہ اس حدیث کی روشنی میں میں نے اس معاملہ کی کراہت کو ظاہر کرتے ہوئے بیان کیا کہ اس رقم کا واپس کرنا ہی بہتر ہے لیکن اس ضمن میں بعض اور سوال اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور بعض فتنوں کے دروازے بھی کھل سکتے ہیں۔ اس لئے ان کی پیش بندی کے لئے میں اس معاملہ کو دوبارہ چھیڑ رہا ہوں۔

مضمون اپنی ذات میں درست ہے۔ ایسے شخص کے متعلق کراہت کا اظہار اس سے بہتر الفاظ میں نہیں کیا جا سکتا لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کوئی چندہ دینے والا بعد میں اس عذر کو سامنے رکھ کر یا کسی اور عذر کی بناء پر چندے کی واپسی کا مطالبہ کرے تو ایسی صورت میں جماعت پر نہ واپسی فرض ہے، نہ اس کا کسی قسم کا حق ہے نہ وہ کوئی قانونی چارہ جوئی کر سکتا ہے۔ کئی (منحرفین) نے یہ قسمت آزمائی بھی ہے لیکن عدالتوں نے ان کے اس موقف کو رد کر دیا ہے۔ اس لئے جہاں تک اس کا تعلق ہے جیسے چیز دی جائے اس کا اس چیز کو واپس کرنا ضروری نہیں کیونکہ واقعۃً اس تک قے نہیں پہنچی۔ چاٹنے والے کے لئے قے ہے اور اس معاملہ میں غالباً میں نے جو تشریح کی تھی اس کو ضرورت سے زیادہ ممتد کر دیا تھا، زیادہ کھینچ دیا تھا جو درست نہیں تھا۔ چندہ خواہ گندی نیت سے دیا جائے یا ریاکاری سے دیا جائے یا کسی اور مکروہ بات کے ساتھ دیا جائے جب ایک دفعہ سلسلہ کو مل جاتا ہے تو خدا کے نزدیک اس کا مکروہ فعل اس کی طرف لوٹایا جاتا ہے لیکن روپے کا لوٹنا ضروری نہیں ہے۔ اس لئے خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے جو چندہ سلسلے کو ایک دفعہ پیش کیا جائے پیش کرنے والا چاہے کیسی ہی مکروہ نیت سے پیش کرے اُسے مانگنے کا حق نہیں ہے۔ اگر وہ مانگتا ہے تو اس کے اُوپر قے والی مثال صادق آتی ہے۔ باقی اس کے باوجود میں نے اس کی واپسی کا فیصلہ کیوں کیا؟ تو دراصل اس کے پیچھے سزا کا مضمون ہے۔ حق کے طور پر واپس نہیں کیا جا رہا بلکہ سزا کے طور پر کیونکہ ایک احمدی مخلص کے لئے اس سے بڑی سزا کم ہوگی کہ اس کا چندہ اُسے لوٹا دیا جائے اور آئندہ کے لئے اُسے چندہ دینے سے محروم کر دیا جائے۔

کل ایک ملاقات کے دوران جس میں یوگوسلاویہ کے کچھ دوست تشریف لائے ہوئے تھے۔ ایک سیاسی راہنما جو جماعت میں بھی دلچسپی رکھتے تھے ان کو مالی نظام کی بحث میں جب میں نے یہ بتایا کہ ہم چندہ دینے والے کو جو زیادہ سے زیادہ سخت سزا دے سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ اُسے چندہ واپس کر دیں یا اُسے کہیں کہ آئندہ تم سے چندہ نہیں لیا جائے گا۔ اس کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے تو حیرت کے ساتھ ان کے منہ پھٹے کے پھٹے رہ گئے۔ انہوں نے کہا یہ سزا ہے؟ دنیا میں تو کسی کو ٹیکس واپس کریں تو وہ تو اچھلا نہیں لگائے۔ گھروں میں ناچ گاتے ہوں کہ شکر ہے ہمارے پیسے واپس ہو گئے۔ یہ عجیب جماعت ہے جس کی سزا یہ ہے کہ پیسے واپس کر دیتے ہو تو دراصل پچھلے خطبہ میں ہی کھول کر مجھے یہ سمجھا دینا چاہئے تھا کہ جماعت واپسی کی ذمہ دار نہیں ہے۔ اگر قے بھی ہے تو معنوی لحاظ سے اُس کے لئے قے ہے جو مانگتا ہے۔ مگر جو روپیہ ایک دفعہ سلسلے کو دے دیا جائے اُس کو واپس لینے کا کوئی حق نہیں ورنہ مالی نظام درہم برہم ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاتے گا۔ چندہ واپس کر دینا یا آئندہ نہ لینا اس کی سند الگ (۔) موجود ہے اور ایسے اقدامات ہمیشہ سزا کے طور پر کئے گئے ہیں۔ نظامِ جماعت میں بھی تاریخی طور پر یہ بات ثابت ہے کہ ناراضگی اور سزا کے اظہار کے طور پر ایسا کیا گیا ہے (۔) آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے کی بات ہے کہ اس طرح سزا کے نتیجہ میں ایک شخص ساری زندگی عذاب میں مبتلا رہا لیکن پھر کبھی اس سے روپیہ وصول نہیں کیا گیا تو یہ مضمون دراصل اس حکمت سے تعلق رکھتا ہے۔ دوسرے امور پر کھینچ کر اس کا غلط استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔

مالمو کے بعض مخلصین کو سزا سے استثناء

دوسری بات وضاحت طلب یہ ہے کہ مجلسِ عاملہ نے ایک بات کی۔ اس کی سزا جماعت کو کیوں ملے۔ اس کی وجہ ایک تو یہ تھی کہ بعض دفعہ جب ایک قوم کے راہنما کوئی خطرناک غلطی کرتے ہیں تو قوم بھی اس کے ساتھ سزا پاتی ہے۔ اہلِ مدینہ میں سے ایک بدبخت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر اعتراض کیا تھا اور اس کے نتیجہ میں جب آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ناراضگی کا اظہار فرمایا تو اہلِ مدینہ ذبح کئے ہوئے جانوروں کی طرح تڑپ رہے تھے اور بار بار عرض کرتے تھے کہ یا رسول اللہ! ہمارا قصور نہیں۔ ہم نے تو نہیں کہا۔ اسی بدبخت نے کہا ہے مگر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس ناراضگی کے اظہار میں رُکے نہیں۔ پس بعض دفعہ کسی قوم کی بدنصیبی ہے کہ اُس کے راہنما، اُس کے چنیدہ لیڈر ایسی بدبختی کی بات کر دیں جس کا آزار سب کو پہنچے اور سب کو اس سے تکلیف ہو لیکن یہ ایک ایسی تکلیف ہے جس میں صرف وہ لوگ شریک نہیں ہیں جن کے خلاف فیصلہ کیا گیا ہے بلکہ خود میں بھی شریک ہوں کیونکہ میرے لئے ایسے احمدیوں کے متعلق جو کسی رنگ میں بھی اس معاملہ میں ملوث نہ ہوں۔ یہ فیصلہ کرنا سب سے زیادہ تکلیف دہ ہے کہ ان کا چندہ لوٹا یا جائے۔ چنانچہ گذشتہ ایک ہفتہ بہت تکلیف کی حالت میں بار بار دعا بھی کی، استغفار بھی کیا اور وہاں سے آئے ہوئے احتجاجات کا بھی مطالعہ کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ باقی جماعت میں سے جن کے متعلق یہ علم ہو کہ ان کو اس بات کا کوئی علم نہیں تھا اُن کے اُوپر اس فیصلہ کا اطلاق نہیں ہوا۔ ان کے لحاظ سے یہ فیصلہ منسوخ ہے لیکن یہ ہے بہت تعجب انگیز بات کہ ساری عاملہ ایک بات پر متفق ہو اور بار بار اس قسم کے خیالات کا اظہار کرتی ہو اور اس وقت کا صدر رپورٹوں میں یہ لکھتا ہو کہ ساری جماعت کے یہی خیالات ہیں اور اس کے باوجود خطوط یہ ملیں کہ ہمارے خواب و خیال میں بھی کبھی یہ بات نہیں آئی نہ کبھی ہم نے سُنی تو عجیب سی عاملہ تھی جو انتہائی مُخفیہ سازش کے طور پر بند کمروں میں باتیں کرتی تھی اور جماعت کو اس کی کانوں کان خبر نہیں ہوئی۔ تعجب انگیز ہے لیکن ہمارا یہ حق نہیں ہے کہ اس کے باوجود کوئی شخص حلفاً یا کھلے کھلے اقرار کے ساتھ یہ بات کہے کہ میرے علم میں یہ بات نہیں تھی اس لئے میں نے احتجاج نہیں کیا تو ہم اس پر بھی یہ سزا عائد رکھیں۔

اس لئے میں یہ اعلان کر دیتا ہوں کہ وہ سب احبابِ جماعت مالمو جن کے علم میں یہ بات نہیں آئی یا وہ بھی جو مجلسِ عاملہ کی میٹنگ میں شامل نہیں تھے اور بالعموم ان کا رجحان اس قسم کا نہیں ہے۔ ان کو بھی اس سزا سے مستثنیٰ کیا جاتا ہے۔

مالمو یا سویڈن کی ساری جماعت کو مطعون نہ کریں

ایک اور بات یہ کہ اگر دنیا پر یہ تاثر پڑا ہے کہ مالمو کی ساری جماعت (اللہ پناہ دے) گندی ہے تو یہ درست نہیں ہے۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا بہت سے مخلصین ہیں۔ بہت سے ایسے نوجوان ہیں جن کے اخلاص میں کوئی شک نہیں۔ جب ان کے علم میں یہ بات آئی تو انتہائی کراہت کے ساتھ انہوں نے دیکھا اور اپنے رشتوں کی بھی پرواہ نہیں کی اور بلا دھڑک ان امور کے خلاف جذبات کی بڑی شدت کے ساتھ احتجاج کیا ہے تو بعض لوگوں کی غلطی سے بعض دفعہ سزا تو ایک رنگ میں سب کو ہی ملتی ہے لیکن ہر ایک کا مجرم ہونا ضروری نہیں ہے اور قرآن کریم نے اس

مضمون کو ایک اور جگہ کھولا ہے کہ اس دن کے عذاب سے ڈرو جب معصوم بھی ساتھ پیسے جائیں گے تو بعض تکلیفیں ہیں وہ ہر ایک کو پہنچتی ہیں۔ یہ ایک قانونِ قدرت ہے۔ بعض اس قسم کی تکلیفیں ہیں جن میں معصوم بھی ساتھ پیسے جاتے ہیں لیکن غلطیاں بعض کی ہوتی ہیں لیکن سزا کے لحاظ سے وہ عقوبت کے مستحق اور سزاوار نہیں ہوتے۔ یہ سزا ایک طبعی قانون کے طور پر چلتی ہے مگر یہ کہ (اللہ پناہ دے) خدا ان سے ناراض ہو یہ بات درست نہیں۔ اس لئے کثرت سے ایسے لوگ وہاں ہوں گے جن سے خدا ناراض نہیں، جن کے تقویٰ کے متعلق کوئی شک نہیں، جو اخلاص کے ساتھ سلسلہ سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ ان سب کو بحیثیت جماعت مالمو کے رد کر دینا یا ان کو مطعون کرنا یہ درست نہیں ہے۔

علاوہ ازیں سویڈن میں بھی بحیثیت جماعت سویڈن کے بڑی بڑی قربانی کرنے والے لوگ ہیں۔ (جیسا اللہ نے چاہا)۔ جس جماعت گوٹن برگ سے جماعت مالمو نے ایک قسم کا رقابت کا مضمون شروع کر رکھا تھا وہاں ایسے دوست بھی ہیں جنہوں نے اکیلے نے پورے قرآن کریم کی اشاعت کا خرچ دیا اور بڑی خاموشی کے ساتھ ایک یورپین نیشن کے لئے ایک ہی فردِ واحد نے بہت بڑی رقم پیش کی ہے یعنی ایک لاکھ پاؤنڈ کے قریب اور اشارۃً بھی یا کنایۃً بھی اس بات کو انہوں نے کسی پر ظاہر نہیں کیا نہ مجھے کہا ہے کہ اس کو ضبطِ تحریر میں لایا جائے اور میرا نام ظاہر کیا جائے تو بحیثیت جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کی ہر جماعت بڑے بڑے عظیم الشان مخلصین سے بنی ہوئی ہے اور ایسی جماعت نہیں ہے جسے جماعت کے طور پر (اللہ پناہ دے) رد کیا جائے۔ پس مالمو کی جماعت کو بھی اگر تکلیف پہنچی ہے تو وہ لازماً پہنچنی تھی کیونکہ مجلسِ عاملہ ایک بہت بڑی نمائندہ حیثیت رکھتی ہے۔ وہاں سالہا سال سے ایسی بیہودہ باتیں ہو رہی ہوں تو لازماً ساری جماعت کے لئے سخت شرم کی بات ہے اور ایسا معاملہ ہے کہ انہیں استغفار کرنا چاہیئے مگر بیرونی دنیا کی جماعتوں کو میں سمجھا رہا ہوں کہ وہ (اللہ پناہ دے) اسے جماعت مالمو کے لئے طعن و تشنیع کا موجب نہ بنائیں۔ اگر ان کے رشتہ دار وہاں ہیں تعلق والے ہیں تو ان کو یہ حق نہیں ہے کہ اس ناراضگی کے اظہار کے نتیجہ میں وہ ان کو کسی قسم کے طعنے دیں یا کسی رنگ میں گھٹیا سمجھیں۔

بدخلق انسانوں سے بچیں

اس وضاحت کے بعد ایک اور ہدایت ساری دنیا کی جماعتوں کو یہ دینی چاہتا ہوں کہ جہاں تک میں نے جھگڑوں اور فتنوں کی تاریخ کا گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے ایک سبب ہر جگہ موجود دکھائی دیا ہے کہ جب بھی کوئی بداخلاق آدمی مجلس عاملہ میں آجائے تو اس سے ضرور فتنے پیدا ہوتے ہیں۔ ایسا شخص جس کی زبان میں تیزی ہے جو طبعاً بدخلق آدمی ہے اور پرواہ نہیں کرتا کہ اس کی بات سے کسی کا دل کٹتا ہے۔ اپنے ساتھی کے ساتھ ادب اور احترام سے گفتگو کرنے کی بجائے کڑوی بات پتھر کی طرح مارتا ہے۔ بعض لوگ اس کا نام سچائی قرار دیتے ہیں کہ دیکھو جی! ہم تو سچی بات کریں گے۔ ہم تو رکیں گے نہیں۔ یہ سچی بات نہیں ہے۔ یہ بدتمیزی ہے۔ سچ بولنے میں اور سچ بولنے میں فرق ہوا کرتا ہے۔ ایک با اخلاق انسان سچ بات کہتا ہے مگر حتی المقدور کوشش کے ساتھ کہ کسی کو دکھ نہ پہنچے اور جو سچ کے نام پر بدتمیزیاں کرتے ہیں وہ سچے ہوتے بھی نہیں ہیں۔ یہ بھی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جب ان کا جائزہ لیا جاتا ہے تو سچ کے نام پر بڑے بڑے جھوٹ بول جایا کرتے ہیں۔ بدخلق انسان سے بچیں اور چونکہ مجالسِ عاملہ کا انتخاب جماعت کرتی ہے اس لئے جماعت کو اپنے انتخاب کے وقت اس بات کو پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔ جو شخص اپنی روزمرہ کی گفتگو میں با ادب نہیں ہے اور زبان کا کرخت ہے اور چھوٹی چھوٹی بات پر بھڑک اُٹھتا ہے۔ ایسے شخص کو اگر آپ مجلسِ عاملہ میں منتخب کر کے لائیں گے تو اس مجلسِ عاملہ کا تقدس باقی نہیں رہے گا۔ اور اس کے نتیجے میں صدر یا امیر یا دوسرے عہدیداروں کے لئے بھی شرمندگی کے موانع پیدا ہو سکتے ہیں اور ساری جماعت کو بھی وہ فتنوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں ملوّث کر سکتا ہے۔ امرائے جماعت کو میری یہ نصیحت ہے کہ وہ جائزہ لیں۔ اگر ان کی عاملہ میں یا ان کے ماتحت جماعتوں کی عاملہ میں کوئی بدخلق لوگ داخل ہو گئے ہیں تو مجھے لکھیں تاکہ پیشتر اس سے کہ کوئی فتنہ پیدا ہو، وہ خود ابتلاء میں پڑیں یا دوسروں کو ابتلاء میں ڈالیں ان کو ان عہدوں سے سبکدوش کر دیا جائے۔ اگر مجالسِ عاملہ بااخلاق، باادب، باتمیز افرادِ جماعت پر مشتمل ہوگی تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایسی مجالس کو فتنوں کا ڈر نہیں ہوا کرتا۔

روس میں جماعت کی مقبولیّت

اَب مَیں ایک اور مضمون کو مختصراً بیان کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ مَیں نے کچھ عرصہ پہلے صد سالہ جوبلی کے تشکر کے طور پر ایک تحریک کی تھی جس کا ابتداءً نام ۔ صد سالہ جوبلی فنڈ برائے افریقہ و انڈیا ۔ رکھا گیا تھا۔ یہ تحریک جولائی ۱۹۸۹ء میں ہوئی تھی۔ اس پر بعض ممالک کی طرف سے مجھے توجہ دلائی گئی کہ آپ صرف افریقہ و انڈیا کیوں رکھتے ہیں۔ ضرورت مند اور پسماندہ لوگ جہاں بھی دُنیا میں ہیں ان کے لئے اس تحریک کو عام کر دینا چاہیئے۔ اس لئے اس کا نام تبدیل کر دیا جائے۔ وہ غالباً میرے مقصد کو پوری طرح سمجھ نہیں سکے۔ یہ غرباء اور ضرورت مندوں کی امداد کے لئے نہیں تھی بلکہ ایسے علاقوں میں خصوصی توجہ کرنے کی خاطر تھی جہاں خدا کے فضل سے احمدیت کے نفوذ کے بہت روشن امکانات پیدا ہو رہے تھے اور ظاہر ہو رہا تھا کہ تھوڑی سی توجہ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے توقع سے بہت بڑھ کر نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ اس پہلو سے یہ تحریک اگر ہندوستان اور افریقہ کے لئے کی گئی تھی تو حکمت اس کے پیشِ نظر یہی تھی جو مَیں نے بیان کی ہے۔ لیکن بعض لوگوں کے اصرار کے نتیجہ میں اس کا نام پھر تبدیل کر دیا گیا۔ اب مجھے یاد نہیں کہ نیا نام کیا تجویز ہوا تھا لیکن اب اس تحریک کے اندر (اللہ نے چاہا تو) اسی حکمت کے پیشِ نظر (روس) U.S.S.R کے علاقے بھی شامل ہو جائیں گے کیونکہ وہاں بھی بہت تھوڑی توجہ کے نتیجہ میں بہت زیادہ پھل لگ رہے ہیں اور اس کثرت کے ساتھ (روس) U.S.S.R کے احباب جماعت کے پیغام سے متاثر ہوتے اور لبّیک کہتے ہیں کہ مَیں سمجھتا ہوں وقت ہے کہ بڑے زور کے ساتھ اور بڑی تیزی کے ساتھ (روس) U.S.S.R کے باشندوں کو بھی احمدیت کا پیغام کثرت سے دیا جائے تو اس لحاظ سے نام کی تبدیلی ایک رنگ میں تو بہتر ہے کہ جو ایسے اور علاقے بھی پیدا ہوتے رہیں گے وہ بھی ساتھ شامل ہوتے جائیں گے۔

نئی تحریک پر جماعت کا لبّیک

چندے کی جو مَیں نے تحریک کی تھی وہ اس وقت کے سٹرلنگ کی قیمت کے لحاظ سے پانچ کروڑ پاکستانی روپے یعنی تقریباً ایک ملین پاؤنڈ کی تحریک تھی لیکن جہاں تک جماعت کے لبّیک کہنے کا تعلق ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے پندرہ لاکھ یعنی ڈیڑھ ملین کے وعدے موصول ہوئے اور ان وعدوں کے علاوہ بعض ایسی رقمیں بھی موصول ہوئیں جو وعدوں میں شامل نہیں ہیں۔ مثلاً بعض احباب جو براہِ راست مجھے رقم پیش کر دیتے ہیں یہ کہہ کر کہ اپنی مرضی سے اسے جہاں چاہیں خرچ کریں ان کی پیش کردہ اکثر رقمیں مَیں نے اس فنڈ میں ڈال دیں اور وصولی کی جو رپورٹ ہے اس کے لحاظ سے غالباً تینتیس ہزار پاؤنڈ ہیں جو اس عرصہ میں بغیر کسی وعدہ کے زائد پیش کئے گئے اور ان میں سے بعض پر مَیں نے بات کھول دی اور بعض پر شاید نہ بھی کھولی کہ آپ کا اپنا جو وعدہ ہے وہ الگ ہے چونکہ آپ نے مجھ پر چھوڑ دیا ہے کہ جہاں چاہوں خرچ کروں اس لئے مَیں سمجھتا ہوں اس مَد میں زیادہ ضرورت ہے اس لئے اس کو مَیں اس میں داخل کر رہا ہوں لیکن یہ آپ کے پہلے وعدہ کے علاوہ ہوگا۔ بہرحال اگر اس کو وعدوں میں شامل کر لیا جائے تو وعدوں کی تعداد اس سے بھی زیادہ ہو جائے گی۔

بہت سی جماعتیں ہیں جو وعدے بھیجتی ہی نہیں ہیں اور صرف چندے بھجوانے شروع کر دیتی ہیں۔ اس لئے وعدوں سے پوری صحیح تصویر سامنے نہیں آسکتی۔ قانون ہے ایک قسم کا کہ ہمیشہ جماعت وعدوں سے زیادہ رقم پیش کیا کرتی ہے اور وعدے پوری طرح منضبط نہیں ہوا کرتے۔ اس تمہید کے بعد اَب میں وصولی کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

وصولی میں کمی ہے

اس تحریک کے متعلق معلوم ہوتا ہے کہ ہم سے کوتاہی ہوئی اور بار بار جماعتوں کو یاددہانی نہیں کروائی گئی اور وصولی متوقع رفتار سے بہت پیچھے رہ گئی ہے۔ اس وقت تک تین لاکھ بیالیس ہزار سات سو چھپن پاؤنڈ کی وصولی ہوئی ہے اور جہاں تک اخراجات کا تعلق ہے۔ اس مَد سے پانچ لاکھ سے زائد کے اخراجات ہو چکے ہیں بلکہ اگر افریقہ میں جو خصوصی پریس لگوائے گئے ہیں، ان کو شامل کر لیا جائے تو تقریباً سات لاکھ کے قریب اس مَد میں خرچ ہو چکا ہے لیکن وصولی ابھی تک صرف تین لاکھ بیالیس ہزار پاؤنڈ ہے۔ اس کی بڑی وجہ یاددہانی کے نظام کی کمزوری ہے کیونکہ جن جن جماعتوں میں بھی مستعدی کے ساتھ یاددہانی کرائی جائے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہمیشہ جماعت اپنے وعدے پورے کرتی ہے بلکہ بسا اوقات وعدوں سے زیادہ ادا کرتی ہے تو تمام دُنیا کی جماعتوں کو مَیں اس خطبہ کے ذریعہ مطلع کرتا ہوں کہ اس سلسلہ میں متعلقہ سیکرٹری کو بیدار کریں۔ اس کے ساتھ ایک ٹیم تیار کریں جو ساری جماعتوں کا جائزہ لے کر سلیقے کے ساتھ ان کو یاددہانی بھی کروائے اور یہ بھی دیکھے کہ جتنے وعدے کئے گئے تھے عملاً اتنے ہی موصول ہوئے ہیں یا زائد ہو چکے ہیں اور ان زائد وعدوں کی اطلاع بھی مرکز کو کرے۔ یہ اس لئے ضروری ہے کہ بعض دفعہ جماعتیں بالمقطع وعدہ کر دیتی ہیں اور ہم وعدہ میں وہی شمار کرتے ہیں۔ مثلاً انگلستان نے پچاس ہزار پاؤنڈ کا وعدہ کیا ہے تو یہی پچاس ہزار وعدوں میں شمار کیا جائے گا۔ لیکن واقعۃً انگلستان کی جماعت بعض دفعہ اس سے زیادہ چندے اپنی جماعت کو لکھوا چکی ہوتی ہے یا بغیر وعدوں کے زیادہ رقمیں دے دیتی ہے تو اگر اس کا علم مرکز کو نہ ہو تو بہت سی حسابی غلطیاں ہو سکتی ہیں۔ اور بہت سی کوششوں میں کوتاہی ہو سکتی ہے۔ مثلاً اگر انگلستان میں عملاً ساٹھ ہزار پاؤنڈ کا وعدہ ہو تو جب رقم پچاس ہزار تک پہنچے گی تو مرکز سمجھے گا کہ وعدہ وصول ہو چکا ہے، اب مزید یاددہانیوں کی ضرورت نہیں ہے اور مرکز بھی ڈھیلا پڑ جائے گا اور چونکہ ملک کو یاددہانی نہیں ہوگی وہ بھی اسی لحاظ سے ڈھیلے پڑ جائیں گے۔ اس لئے اصل واقعاتی اعداد و شمار کا ہم تک پہنچنا ضروری ہے اور مَیں اُمید رکھتا ہوں کہ ایک مہم کے ذریعہ پہلے تو اعداد و شمار درست کئے جائیں گے اور پھر توجہ دلائی جائے گی۔

ہمیشہ نرمی سے توجہ دلائیں

توجہ دلاتے میں ہمیشہ نرمی رکھنی چاہیئے۔ بعض لوگ کئی قسم کے مالی بوجھ تلے دبے ہوتے ہیں۔ اگر ان کو توجہ دلانے میں ضرورت سے زیادہ احساس دلایا جائے تو بعض دفعہ ان کو بڑی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ اس لئے توجہ دلانے میں نرمی رکھیں اور دُعا کریں مگر توجہ ضرور دلائیں اور نرمی کے پہلو اس طرح کہ آپ کی طرف سے وعدہ تھا ابھی تک ۳/۴ ملنا چاہیئے تھا مگر ۱/۲ بھی نہیں ملا، مثلاً۔ تو ہم آپ کو توجہ دلاتے ہیں۔ اگر آپ سہولت کے ساتھ جلدی یہ رقم ادا کر سکیں تو جلدی ورنہ آئندہ وقت کے اندر آسان قسطوں میں اس کو ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اس رنگ میں اگر تحریک کی جائے تو کسی پر بوجھ نہیں پڑتا لیکن میرا یہ تجربہ ہے کہ اگر نرمی اور پیار سے تحریک کی جائے اور دُعا کی جائے تو شدت کی جو رسمی تحریکیں ہیں ان سے بہت زیادہ بابرکت ہوتی ہے۔ بعض لوگ لکھنے میں تیز ہوتے ہیں وہ بعض دفعہ اس طرح کی تحریریں لکھ دیتے ہیں کہ گویا ملزم کر رہے ہیں۔ آپ کو پتہ نہیں کہ کتنا وقت گذر گیا ہے۔ آپ نے وعدہ کیا تھا خدا کے سامنے جوابدہ ہیں۔ یوں کریں اور ووں کریں۔ ایسے ایسے سیکرٹری مال بھی مَیں نے دیکھے ہیں لیکن ان کے لکھے میں برکت نہیں ہوتی لیکن ایک شخص جو انسانی قدروں کا ادب کرتے ہوئے، انسانی حالات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے مخلص کے جذبات کو ٹھوکر لگائے بغیر نرمی اور پیار سے یاددہانی کراتا ہے اور ساتھ دُعا بھی کرتا ہے تو اس کے لکھے میں بہت برکت پڑتی ہے۔ اس لئے اس عمومی ہدایت کے تابع اس یاددہانی کے نظام کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیز کریں اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ (اللہ نے چاہا تو) بہت جلد اس کے نیک نتائج ظاہر ہوں گے۔

اب میں آخر پر مُلک وار جماعتوں کا نقشہ پیش کرتا ہوں لیکن سب جماعتوں کے کوائف پڑھنے کا تو وقت نہیں ہوگا۔ بعض کے پڑھنے ضروری ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض ممالک ایسے ہیں جنہیں یہ پسند نہیں کہ وہ پیچھے رہ جائیں اور بعض تحریکات پر جب زیادہ زور نہ دیا جائے تو بعض دفعہ وہ پیچھے رہ جاتے ہیں اور ان کو علم نہیں ہوتا۔ اس لئے جب وہ فہرست میں اپنا نام سُنیں گے کہ کس نمبر پر آیا ہے تو از خود ان میں ایک عام تحریک پیدا ہوگی۔ ایک اچھے کام کے لئے رقابت پیدا ہوگی اور اس کے نتیجہ میں اُمید ہے کہ ان کے وعدوں میں مزید برکت پڑے گی۔ مثلاً اگر کینیڈا امریکہ سے دگنے وعدے کر چکا ہو جبکہ مالی استطاعت کے لحاظ سے امریکہ کو خدا نے زیادہ استطاعت دی ہو اور امریکہ کے احمدیوں کو علم ہی نہ ہو کہ کس جگہ کھڑے ہیں تو ایسی فہرستیں جب ترتیب سے پڑھی جاتی ہیں تو اس سے بہت سے مخلصین کے دل میں خود ہی خیال پیدا ہوتا ہے اور وہ اپنی جماعت کے لئے غیرت دکھاتے ہیں اور اس لحاظ سے بھی بڑھ بڑھ کر چندے دیتے ہیں۔

پاکستان سب سے اوّل ہے

اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان دُنیا کے سب ممالک میں اوّل ہے۔ (۔)

کینیڈا کے وعدے دو لاکھ اڑسٹھ ہزار آٹھ سو سترہ سٹرلنگ پاؤنڈ کے ہیں۔ امریکہ کے ایک لاکھ چونتیس ہزار چار سو نو۔ جرمنی کے اکاون ہزار نو سو چونسٹھ اور یو۔ کے کے پچاس ہزار۔ ماریشس چالیس ہزار۔

میرے ذریعہ جو رقوم وکالت مال کو مل چکی ہیں وہ بتیس ہزار پانچ سو انتیس پاؤنڈ کی ہیں۔ ناروے کا وعدہ ہے بائیس ہزار سات سو پچاس جاپان اکیس ہزار ایک سو اڑسٹھ۔ سوئٹزرلینڈ اکیس ہزار ایک سو چونتیس انڈونیشیا سولہ ہزار نو سو گیارہ۔ سویڈن پندرہ ہزار پانچ پاؤنڈ ہندوستان دس ہزار سات سو ترپن۔ ڈنمارک آٹھ ہزار آٹھ سو چوبیس۔ فرانس چھ ہزار چار سو تینتیس۔ آسٹریلیا پانچ ہزار نو سو پانچ۔ ہالینڈ پانچ ہزار پانچ سو چونسٹھ۔ سنگاپور دو ہزار سینتالیس۔ سپین ایک ہزار چار سو ستر۔ بیلجیم ایک ہزار ایک سو چھ۔ اور باقی متفرق ممالک ہیں۔

افریقہ میں غانا سب سے آگے ہے

ان میں غانا خاص طور پر اس لئے قابلِ ذکر ہے کہ غانا کے اقتصادی حالات بہت ہی زیادہ خراب ہیں۔ اس کے باوجود افریقہ میں غانا سب سے آگے نکل گیا ہے اور بارہ ہزار تین سو انتیس پاؤنڈ کا غانا کا وعدہ ہے۔ اس کے برعکس نائیجیریا جس کو اللہ تعالیٰ نے غانا کے مقابل پر بہت زیادہ دولت عطا فرمائی ہے اور انفرادی طور پر بھی خدا کے فضل سے بہت اچھے کھاتے پیتے احمدی موجود ہیں ان کا وعدہ صرف ایک ہزار سینتیس کا ہے۔ تو اس سے میں یہ اندازہ تو نہیں لگا سکتا۔ یہ جائز نہیں ہوگا کہ یہ کہا جائے کہ نائیجیریا کے احمدی اخلاص میں بہت پیچھے ہیں کیونکہ میرا ذاتی علم ہے کہ خدا کے فضل سے یہ بہت ہی مخلص جماعت ہے اگرچہ سخاوت کے لحاظ سے غانین مزاج باقی افریقہ کے مقابل پر بہت اونچا ہے۔ غانین لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی توفیق سے بڑھ کر خرچ کرنے کا خدا تعالیٰ نے ایک ایسا ملکہ ودیعت فرمایا ہے اور ان کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا فطری رجحان عطا فرمایا ہے کہ جس کی وجہ سے غانین اس پہلو سے باقی افریقنوں کے مقابل پر جو خود بھی بڑے اچھے ہیں نمایاں طور پر بڑھا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اس کو پیشِ نظر رکھ کر بھی میں سمجھتا ہوں کہ ضرور اس میں کوئی غلطی ہے۔ غانا کا اخلاص اپنی جگہ مگر نائیجیریا اتنا پیچھے رہ نہیں سکتا۔ ناممکن ہے۔ نظامِ جماعت کی کوئی کمزوری ہے وہاں جس شخص کے بھی سپرد یہ کام ہے، امیر کو چاہیئے کہ خود بھی متوجہ ہوں اور ان کو بھی متوجہ کریں اور از سرِ نو نائیجیریا میں اس چندے کی تحریک ہونی چاہیئے۔ اور بھی اسی قسم کے بعض غیر متوازن وعدے ہیں جو ملکی حالات

اور اقتصادی حالات کے پیشِ نظر تعجب انگیز ہیں، میں ان کی تفصیل میں نہیں جاتا لیکن بہت سے ایسے غریب ممالک ہیں جنہوں نے خدا کے فضل سے اپنی توفیق سے بہت بڑھ کر وعدے کئے ہیں۔ توفیق تو خدا بڑھا ہی دیا کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ظاہری حالات میں جس اقتصادی بحران سے ممالک گزر رہے ہیں اس کے باوجود خدا کے فضل سے مالی قربانی میں پیچھے نہیں ہیں اور بعض ممالک تو بہت چھوٹے چھوٹے ہونے کے باوجود اپنے چندوں میں بہت آگے ہیں۔ ان سب کے نام یہ فہرستیں بھجوا دی جائیں گی تاکہ وہ خود موازنہ بھی کر سکیں۔ صرف ان کے کوائف نہیں دیئے جائیں گے بلکہ ساری دُنیا کے کوائف کا جو خلاصہ ہے وہ ساری دُنیا کی جماعتوں کو بھجوا دیا جائے گا تو اُمید ہے کہ (اللہ نے چاہا تو) اس کے پیشِ نظر وعدے بھی بڑھیں گے اور چندوں کی ادائیگی میں بھی بہتری ہوگی۔

ادائیگی کے لحاظ سے اب دیکھتے ہیں کہ کونسا ملک آگے ہے اور اس میں ایک حیرت انگیز چیز یہ دکھائی دیتی ہے (حیرت انگیز تو نہیں کہنا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پاکستان کو جو فضیلت عطا کر دی ہے اُسے وہ قائم رکھے ہوئے ہے) کہ پاکستان کی ادائیگی باقی ممالک کے مقابل پر بہت بہتر ہے۔ (۔) اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ اس خطبہ کے بعد (اللہ نے چاہا تو) اس میں نمایاں اضافہ ہوگا۔

کینیڈا کا وعدہ زیادہ اور ادائیگی کم ہے

جو حیرت کی بات تھی وہ یہ تھی کہ کینیڈا کا وعدہ امریکہ سے بہت زیادہ اور ادائیگی بہت پیچھے یعنی امریکہ کا وعدہ تو ہے ایک لاکھ چونتیس ہزار کا لیکن ادائیگی پچپن ہزار ہو چکی ہے۔ نسبت کے لحاظ سے ابھی کم ہے لیکن اچھی معقول ادائیگی ہے اور کینیڈا کا دو لاکھ اڑسٹھ ہزار آٹھ سو سترہ ہزار کا وعدہ تھا لیکن ادائیگی صرف نو ہزار چھ سو اڑتیس ہے۔ کینیڈا کے لئے ایک عذر موجود ہے جو کثرت استعمال ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم اپنا مشن بنا رہے ہیں اس لئے ان کے چندوں کی طرف توجہ ہے۔ مشن کی طرف توجہ بجا لیکن جنہوں نے مشن کا چندہ لکھوایا اور اس کے علاوہ دوسرے چندے لکھوائے انہوں نے اپنا حال دیکھ کر ہی چندہ لکھوایا ہوگا۔ اس لئے یہ عذر جو بار بار پیش کیا جاتا ہے اس میں حقیقت کوئی نہیں ہے۔ سُستی پر پردہ ڈالنے کا ایک بہانہ ہے۔ جو جو سیکرٹری جس کام کا ذمہ دار ہے اُسے اپنے کام کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اگر وہ صحیح طریق پر مسلسل محنت سے یاد دہانیاں کرائے اور اپنے شعبے کا حق ادا کرے تو کبھی بھی مُلک پیچھے نہیں رہ سکتے۔ اس لئے کینیڈا میں لازماً کہیں کوئی سُستی ہے۔ کوئی غفلت ہے۔ اس کی طرف توجہ کریں۔ امریکہ میں خدا کے فضل سے مالی لحاظ سے اب بہت بہتر مستحکم رنگ میں کام چل پڑا ہے اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ (اللہ نے چاہا تو) اس کے مزید اور فوائد ظاہر ہوں گے۔

ادائیگی میں برطانیہ سب سے آگے ہے

جرمنی بھی وعدوں کے لحاظ سے تو ٹھیک ہے لیکن اب تک وقت گزرنے کے لحاظ سے جتنی وصولی ہونی چاہیئے تھی ابھی نہیں ہو سکی۔ اکاون ہزار کا وعدہ تھا اور انیس ہزار چھ سو بانوے وصولی ہے۔ یو۔ کے وصولی کے لحاظ سے میرا خیال ہے کہ سب سے آگے بڑھ گیا ہے۔ کیونکہ یو۔ کے کا پچاس ہزار کا وعدہ تھا اس میں سے انتالیس ہزار پاؤنڈ ادا ہو چکے ہیں یعنی دو تہائی سے زائد ادا کر چکے ہیں جبکہ ابھی پورا دو تہائی وقت نہیں گزرا جس کا مطلب ہے کہ پاکستان سمیت دُنیا کے ہر دوسرے ملک سے اس وقت خدا کے فضل سے یو۔ کے کی جماعت آگے ہے۔ اور جو بتیس ہزار میرے ذریعہ ملا ہے اس میں بھی یو۔ کے کے بہت سے دوست شامل ہیں چونکہ وہ اپنا نام ظاہر کرنا پسند نہیں کرتے اس لئے ان کو عمومی کھاتے میں ڈالا گیا ہے۔ یو۔ کے کی جماعت میں نہیں ڈالا گیا مگر یو۔ کے کا ~~اس کے ساتھ~~ تعلق ضرور ہے۔

جاپان بھی اللہ کے فضل سے وعدوں کے لحاظ سے تقریباً ٹھیک ہے لیکن ابھی تناسب کے لحاظ سے پیچھے ہے۔ باقی ممالک میں تو کوئی قابلِ ذکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسی نسبت نہیں ہے جس کے متعلق یہاں کچھ بیان کیا جائے بالعموم شکل یہ بنتی ہے کہ تین میں سے دو سال گزرے ہیں اور تین میں سے ایک وعدہ وصول ہوا ہے یعنی ایک تہائی وصول ہوا ہے جبکہ دو تہائی وصول ہونا چاہیئے تھا۔ مجھے اب یاد نہیں رہا ہو سکتا ہے کہ میں نے مدت بڑھا کر پانچ سال کر دی ہو کیونکہ مجھے یاد ہے کراچی کے امیر صاحب نے یہ کہا تھا کہ اگر میں پانچ سال کی مدت کر دوں تو اُمید ہے (اللہ نے چاہا تو) چندے زیادہ بھی ملیں گے اور جماعتوں کو سہولتیں بھی ملیں گی تو اگر پانچ سال کی مدت کر دی گئی تھی تو اس میں ایک اشکال یہ پیدا ہو جائے گا کہ جن جماعتوں نے تین سال کی نسبت سے وعدے کئے تھے ان کی ادائیگی ہم تین سال کے حساب سے شمار کریں گے یعنی ہونی چاہیئے تھی۔ اگر پانچ سال ہے تو پانچ سال کی نسبت سے وعدہ بھی تو بڑھنا چاہیئے تھا اس لئے چونکہ پہلا وعدہ تین سال کو پیشِ نظر رکھ کر کیا گیا تھا اس لئے جب ان کی یاد دہانی کرائی جائے گی تو تین والی نسبت کو پیشِ نظر رکھ کر یاد کرایا جائے گا کہ آپ نے تین سال کے پیشِ نظر وعدہ کیا تھا دو سال گزر چکے ہیں۔ دو تہائی آپ کی وصولی ہو جانی چاہیئے تھی مگر بہر حال جنہوں نے پانچ سال کی نیت سے وعدہ لکھوایا ہے ان کے لحاظ سے ہو سکتا ہے ان کی رفتار قابلِ تسلی ہو۔

خدا کی راہ میں دیا ہوا روپیہ قرض ہونے کا مطلب

اب یہ کوائف آپ کے سامنے رکھ چکا ہوں۔ عمومی نصیحتیں کر چکا ہوں۔ خدا کے حضور جماعت کی معرفت جو روپیہ پیش کیا جاتا ہے اس پر ہمیشہ نگران رہیں۔ یہ روپیہ ظاہری طور پر تو خدا کو نہیں پہنچتا۔ کیونکہ خدا ہی ہے جو تمام کائنات کا مالک ہے اُسے اس روپے کی ظاہری احتیاج نہیں ہے ہاں اس کے بتائے ہوئے نیک کاموں پر خرچ کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس روپے کو قرض قرار دیا ہے اور یہ اس کا احسان ہے۔ میں کئی دفعہ سوچتا ہوں کہ اسے قرض کیوں قرار دیا گیا؟ اس لئے کہ واقعۃً آپ خدا کو تو روپیہ دے ہی نہیں سکتے۔ اسی کا دیا ہوا مال اسی کی سب کچھ عطا ہے اُس کو ہم واپس کیسے کر سکتے ہیں۔ اس لئے قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کو دو عنوانات کے تحت بیان فرمایا ہے۔ ایک تحفہ۔ تحفے کے متعلق تو یہ مسلّمہ بات ہے کہ تحفے میں یہ بحث نہیں اُٹھا کرتی کہ کس نے کس کو دیا تھا اور اس نے کتنا اس کو دیا۔ کیونکہ ماں باپ جو اپنے بچوں کو سب کچھ دیتے ہیں۔ انہی کی آمد پر ان کے سب گذارے ہیں، سب اخراجات چل رہے ہوتے ہیں بچے بعض دفعہ اپنی آمد میں سے ان کو تحفہ دے دیتے ہیں اور ماں باپ بڑے پیار سے قبول کرتے ہیں تو تحفے کا مضمون تو کسی منطقی بحث کا محتاج نہیں ہے یہ تو بالکل الگ مضمون ہے اور اکثر چندے جو ہیں وہ پیش کرتے وقت تحفے کے مضمون کو پیشِ نظر رکھنا چاہیئے اور یہ سب سے بالا مضمون ہے لیکن تحفہ کے مضمون پر جب میں نے قرآن کریم کی رُو سے غور کیا تو کہیں مجھے یہ دکھائی نہیں دیا کہ خدا کہتا ہے کہ مجھے تحفہ پیش کرو بلکہ نماز میں التحیات میں یہ ذکر ملتا ہے کہ (۔) تحفے اللہ ہی کے لئے ہیں۔ سب پاکیزہ تحفے، اچھے تحفے اللہ کے لئے ہیں لیکن قرآن کریم میں کہیں یہ نہیں ملتا کہ تحفے پیش کرو بلکہ "قرض پیش کرو" کا مضمون ملتا ہے حالانکہ تحفے کا مضمون قرآن کریم میں کئی آیات سے مستنبط ہوتا ہے تو اس پر یہ دلچسپ چیز مجھ پر روشن ہوئی کہ تحفے مانگ کر نہیں لئے جاتے اور یہی وجہ تھی کہ حضرت (فضل عمر۔ اللہ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) ہماری تربیت میں اس بات پر بہت زور دیا کرتے تھے کہ اگر تم نے کسی کو کوئی چیز لکھ کر یا کہہ کر منگوائی ہو اور وہ بعد میں یہ کہہ دے کہ جی! میں نے پیسے نہیں لینے، یہ تحفہ ہے تو ہرگز قبول نہیں کرنی یا وہ چیز واپس کرو یا رقم ادا کرو۔ اور میں نے اس نسخہ کو اخلاق کی حفاظت کے لئے بہت ہی مفید پایا ہے۔ ایک بہت عظیم الشان نسخہ ہے۔ اب جب میں نے قرآن کریم کے اس مضمون پر غور کیا تو مجھے حضرت (فضل عمر) کی یہ نصیحت بھی یاد آگئی اور یہ بات مجھ پر اور کھل گئی کہ تحفے مانگ کر نہیں لئے جاتے۔ تحفہ دینے والے کے دل میں اپنی محبت کے نتیجہ میں تحریک پیدا ہوتی ہے وہ از خود پیش کرتا ہے لیکن قرآن کریم نے چونکہ مذہبی جماعتوں کو قربانی کے گُر سکھانے تھے اور اقتصادی ترقی کے راز سمجھانے تھے، یہ دونوں باتیں اکٹھی ہیں۔ اس لئے قرآن کریم نے جب مانگا ہے تو قرض مانگا ہے اور قرضۂ حسنہ مانگا ہے۔ قرضۂ حسنہ وہ ہوتا ہے جس کے ساتھ کوئی شرط نہیں ہوتی سودی یا کسی قسم کی کہ بڑھا کر دو لیکن جو قرضۂ حسنہ وصول کرتا ہے اس کا اپنا حُسنِ طبیعت ہے کہ واپسی پر جتنا چاہے بڑھا دے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں چندوں کے موضوع پر جو گفتگو فرمائی ہے وہ عظیم الشان ہے۔ بہت ہی حیرت انگیز مضمون ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ زکوٰۃ کے متعلق بھی یہی بیان فرماتا ہے کہ جو تم دو گے وہ تمہارے روپے کو کم نہیں کرے گی بلکہ بڑھائے گی۔ فرمایا سود تمہارے پیسوں کو کم کرتا ہے۔ زکوٰۃ تمہارے پیسوں کو کم نہیں کرتی اور خدا ضامن ہے کہ جو خدا کی خاطر زکوٰۃ ادا کرتا ہے اُسے اللہ بڑھا دے اور زکوٰۃ کے نام میں یہ مضمون شامل ہے۔ زکوٰۃ کا مطلب ہے نشوونما پانے والی چیز۔ بڑھنے والی چیز۔ برکت پانے والی چیز۔ تو فرمایا کہ جو روپیہ تم خدا کی خاطر زکوٰۃ میں ادا کرتے ہو وہ کم نہیں ہوتا بلکہ تمہیں علم نہیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈالتا ہے، اور اس کو بڑھا دیتا ہے اور قرض کے متعلق ہر جگہ یہ وعدہ فرمایا کہ تم مجھے قرضہ دو اور میں بڑھا کر واپس کروں گا۔ اس لئے کسی رنگ میں بھی خدا تعالیٰ کے اوپر احسان کا تو خیر سوال ہی پیدا نہیں ہوتا مگر چندہ ادائیگی کرتے وقت قرض کے مضمون کے اندر جو ہدایتیں ہمیں ملی ہیں ان کو ہمیں ضرور پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔

پہلی بات یہ کہ خدا جب قرض مانگتا ہے تو ایک انسان کو اپنے نفس میں ڈوب کر ضرور سوچنا چاہیئے کہ کس چیز سے قرض مانگتا ہے۔ وہ سب کچھ جو اس نے مجھے دیا ہے اور اس پر جو مجھ سے قرض مانگتا ہے تو میں قرض کے طور پر نہ دوں بلکہ محبت اور عشق کے اظہار کے طور پر دوں یہ منع نہیں ہے۔ اس لئے قرض کے سودوں کو اگر آپ محبت اور عشق کے اظہار کے سودوں میں تبدیل کر دیں تو اس سے بہتر کوئی اور طریق چندہ ادا کرنے کا نہیں۔ اس نیت کے ساتھ ادا کریں کہ اے خدا! سب کچھ تُو نے دیا ہے۔ تیرے حضور تیرے رزق میں سے تیری عطا کردہ صلاحیتوں میں سے کچھ پیش کرنے کی سعادت پاتا ہوں قبول فرمائے تو یہ عزت ہے قرض نہیں ہے تحفہ ہے۔ لیکن اس کے باوجود اگر ایک شخص اس اعلیٰ محبت کے مقام پر فائز نہیں اور جب دیتا ہے تو تکلیف اور قربانی کے ساتھ خدا کے اذن کے احترام میں دیتا ہے تو وہ قرض ہوگا لیکن اس کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ قرض اُسے واپس ملے گا اور بہت زیادہ واپس ملے گا۔ اس وعدے کے نتیجہ میں جو نیتوں پر بعض اثرات پڑ سکتے ہیں ان کے متعلق میں چند الفاظ میں متنبہ کرنا چاہتا ہوں۔ بعض لوگ جن کو خدا تعالیٰ ان کی مالی قربانیوں کے نتیجہ میں بار بار عطا کرتا ہے اس بات کے عادی ہو جاتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ادھر دیا اُدھر ہمیں واپس ضرور مل جائے اس کے نتیجہ میں ان کے چندوں کے جیسے اعلیٰ اثرات پیدا ہونے چاہئیں ان کی ذات پر وہ اعلیٰ اثرات مترتب نہیں ہوتے، وہ ظاہر نہیں ہوتے۔ بعض دوست مجھے اپنے تجربے لکھتے ہیں۔ بڑے ایمان افروز ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں لیکن اگر اسے کوئی انسان مستقل عادت بنا لیں اور یہ سمجھے کہ ادھر میں نے خدا کے حضور پیش کیا ادھر واپس آجائے گا تو یہ بھی ناپسندیدہ بات ہے۔ قرض کے دو پہلو ہیں۔ ایک دینے والے کا اور ایک لینے والے کا۔ وہ قرض جو سود سے پاک ہے اُسے قرضۂ حسنہ کہا جاتا ہے۔ قرضۂ حسنہ میں یہ ایک عجیب دلچسپ بات ہے کہ دینے والا ہرگز زیادہ لینے کی نیت سے نہیں دیتا۔ لینے والا ہمیشہ زیادہ دینے کی نیت سے لیتا ہے۔ اس لئے اپنی نیتوں کو زیادہ کے خیال سے پاک رکھ کے اگر دینے کی کوشش کریں تو یہ چندے کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہت بہتر قسم ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی زیادہ رضا حاصل ہوگی۔ جہانتک زیادہ ملنے کا تعلق ہے وہ تو خدا نے دینا ہی دینا ہے اور اس کے دینے کے ہزاروں رستے ہیں کہ انسان کو سمجھ نہیں آتی اور ضرور ایسے لوگوں کے اموال میں برکت پڑتی ہے اور ان کی اولادوں کے اموال میں برکت پڑتی ہے۔ ان کی خوشیوں میں برکت پڑتی ہے۔ ابتلاؤں سے بچائے جاتے ہیں۔ مصیبتوں کے وقت ان کے سہارے کے لئے خدا تعالیٰ کی نصرت اترا کرتی ہے۔

یہ ساری برکتیں ہیں جو چندوں کے نظام کے ساتھ وابستہ ہیں لیکن چونکہ بہت باریک مضامین ہیں اس لئے جہاں تک مجھے توفیق ہے میں باریکی کے ساتھ سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں خدا ضرور زیادہ دیتا ہے لیکن قرضہ حسنہ کی ایک تعریف یہ ہے کہ جہاں تک دینے والے کا تعلق ہے وہ ہرگز زیادہ لینے کی نیت سے نہ دے اور اپنی نیت کو بالکل صاف کر کے دے۔ اسی پہلو پر قرآن کریم کی ایک اور آیت روشنی ڈالتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) کہ کسی کو اس نیت سے نہ دیا کرو کہ تمہیں زیادہ ملے اگرچہ اس کا انسانی لین دین سے تعلق ہے اور اللہ تعالیٰ پر تو احسان ہو ہی نہیں سکتا۔ (ان) معنوں کا اطلاق خدا پر نہیں ہو سکتا، لیکن (صاحبِ ایمان) کے اخلاق کو صیقل کرنے کے لئے، اس کے اخلاق کو نہایت اعلیٰ درجے کی لطافتوں تک پہنچانے کے لئے خدا تعالیٰ نے جو یہ نصیحت فرمائی ہے اس کے نتیجے میں خدا سے لین دین کے معاملات میں بھی اپنے اندر ویسا ہی اخلاق پیدا کریں جیسا خدا بندوں کے معاملات میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اور دیتے وقت یہ نیت کیا کریں کہ اے خدا! ہم زیادہ لینے کی نیت سے نہیں دے رہے بلکہ حق یہ ہے کہ سب کچھ تیری عطا ہے۔ اگر تحفے کے طور پر قبول ہو تو اس سے بہتر کوئی چیز نہیں لیکن تُو نے قرض فرمایا ہے تو تجھ سے بہتر محفوظ ہاتھ قرض دینے کے لئے اور کوئی نہیں ہے۔ ہماری نیت تیری رضا کا حصول ہے اور اس نیت کے ساتھ اگر انسان چندے دے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے اخلاص اس کے ایمان، اس کے اعلیٰ روحانی مدارج کی یہ باتیں ضامن بن جائیں گی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی پاک نیتوں کے ساتھ جو مال دیئے جاتے ہیں۔ ان میں برکت بھی بہت پڑتی ہے۔ ظاہری طور پر اس کی کوئی دلیل نہیں لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور میری زندگی کا تجربہ ہے کہ پاک نیت سے جو مال دیا جائے ان کے خرچ میں بہت برکت ہوتی ہے۔ جو بہت اعلیٰ نیتوں سے نہ دیئے جائیں یا گندی نیتیں مل جائیں تو ان کے خرچوں میں برکت نہیں رہتی اور بے وجہ ضائع ہو جاتے ہیں اس لئے اپنی نیتوں کی بہت حفاظت کریں اور پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ پر کتنی برکتیں نازل فرماتا ہے۔ خدا کرے کہ جماعت احمدیہ کا مالی نظام اسی طرح پاک شفاف، بہت ہی اعلیٰ اخلاقی لطافتوں کے ساتھ وابستہ رہے اور ہمیشہ اسی طرح صحیح و سلامت تا قیامت جاری رہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ	قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

اخبار احمدیہ

ولادت

○ مکرم منور احمد خان صاحب ابن مکرم سخاوت حسین خان صاحب آف ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۴ر نومبر ۱۹۹۱ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود جس کا نام حضور نے ایاز رکھا ہے۔ وقفِ نو میں شامل ہے اور مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید نائب ناظر ضیافت کا نواسہ ہے۔

○ ــ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم ڈاکٹر ناصر احمد صاحب ساکن شیخوپورہ کو یکم نومبر ۱۹۹۱ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے حضور ایدہ اللہ نے بچے کا نام شکیل احمد عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقفِ نو میں شامل ہے۔

○ مکرم نعیم احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ وکالت تبشیر ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رضا احمد ندیم نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقفِ نو میں شامل ہے۔

○ ــ مکرم احسان اللہ قمر صاحب دار العلوم شرقی ربوہ کو مورخہ ۱۳ر اکتوبر کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام حضرت امام جماعت احمدیہ نے عقیل احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقفِ نو میں شامل ہے۔

احباب ان کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

نمایاں کامیابی

عزیزہ امۃ النور صاحبہ بنت مکرم سید جمیل احمد صاحب حلقہ النور کراچی نے امسال کراچی یونیورسٹی میں بی۔ اے آنرز کے شعبہ انٹرنیشنل ریلیشنز کے فائنل امتحان میں اول پوزیشن حاصل کی ہے اور گولڈ میڈل کی حقدار قرار پائی ہیں۔

قارئین کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی بہت مبارک کرے اور عزیزہ کو مستقبل میں مزید ترقیات عطا فرمائے۔

سانحۂ ارتحال: مکرم میاں محمد شریف صاحب مورخہ ۱۲ر نومبر ۹۱ء بروز منگل بوقت ۹ بجے شب قضائے الٰہی سے لاہور میں وفات پاگئے تدفین ماڈل ٹاؤن لاہور میں ہوئی۔ موصوف نے ۸۵ سال کی عمر پائی۔ آپ مکرم میاں محمد شفیق صاحب ٹاؤن شپ لاہور کے والد تھے احباب ان کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں

فضلِ عمر ہسپتال میں

ماہر امراضِ بچگان کی آمد

ماہر امراضِ بچگان محترم ڈاکٹر شمیم احمد قاضی صاحب اور محترمہ ڈاکٹر زیتون قاضی صاحبہ مورخہ ۲۸ر نومبر بروز جمعرات اور مورخہ ۲۹ر نومبر بروز جمعہ فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ فرمائیں گے۔ ضرورت منداحباب سے درخواست ہے کہ وہ ۲۵ر نومبر بروز سوموار سے پہلے کسی روز صبح کے وقت ہسپتال تشریف لاکر وقت حاصل کرلیں اور پھر مقررہ وقت پر تشریف لاکر طبی مشورہ حاصل کرلیں۔"

(ایڈمنسٹریٹر فضلِ عمر ہسپتال)

دار الضیافت میں خالی آسامیاں

ضرورت مند توجہ فرمائیں

۱۔ ہیڈ باورچی:۔ معمولی پڑھا لکھا ہونا ضروری ہے۔ دیسی اور انگریزی کھانے پکانے کی مہارت رکھتا ہو۔ سٹاف کو کنٹرول کرنے کا تجربہ رکھتا ہو۔

۲۔ باورچی:۔ دیسی۔ انگریزی اور چائینیز کھانے پکانے کی مہارت رکھتا ہو۔ اسلام آباد میں تعیناتی ہوگی۔

۳۔ نانبائی:۔ اچھی روٹی پکانے کا تجربہ رکھتا ہو۔

تنخواہ بالمشافہ طے کی جائے گی۔ اپنی درخواست صدر جماعت کی سفارش کے ساتھ لے کر خود خاکسار سے فوری مل لیں۔

(ملک منور احمد جاوید، نائب ناظر ضیافت)

پاکستان نیوی کی ایجوکیشن برانچ میں کمیشن

عمر: یکم دسمبر ۱۹۹۱ء کو ایجوکیشن برانچ کے لئے ۲۸ سال سے زائد نہ ہو اور مذہبی اساتذہ کے لئے ۳۵ سال سے زائد نہ ہو۔

تعلیمی قابلیت: انگریزی، ریاضی، فزکس، کیمسٹری، لائبریری سائنس، مطالعہ پاکستان اور اردو میں فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن ایم اے یا ایم ایس سی اور انگریزی میں تھرڈ ڈویژن بھی قابل قبول ہے۔

درخواست فارم کے ساتھ قومی شناختی کارڈ اور تعلیمی اسناد کی نقول منسلک ہوں۔ آئی ایس ایس بی کوہاٹ، گوجرانوالہ/کراچی میں تحریری امتحان اور انٹرویو ہوگا۔ طبی معائنہ کے بعد نیول ہیڈ کوارٹرز سلیکشن بورڈ کی جانب سے انٹرویو ہوگا۔

منتخب امیدوار کو شارٹ سروس کمیشن پانچ سال کے لئے دیا جائے گا جس میں توسیع ہو سکے گی۔ کامیاب امیدوار کو ابتدائی طور پر ایکٹنگ سب لیفٹیننٹ کا رینک دیا جائے گا۔ تنخواہ اور الاؤنس ایکٹنگ۔ سب لیفٹیننٹ -/۳۱۴۰ روپے ماہانہ اور ایکٹنگ لیفٹیننٹ -/۳۷۸۵ روپے ماہانہ + الاؤنسز۔

درخواست فارم یا مزید معلومات ڈائریکٹوریٹ آف ریکروٹمنٹ نیول ہیڈ کوارٹرز اسلام آباد یا کوئٹہ سکھر، کراچی، ملتان، فیصل آباد، لاہور، راولپنڈی اور پشاور کے مراکز سے مل سکتے ہیں۔

آخری تاریخ: یکم دسمبر ۱۹۹۱ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیراعظم نے ملتان میں مسلم لیگ کے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ کاشتکاروں کی آمدنی بڑھانے کے لئے پیکج کا اعلان کیا جائے گا۔ انہوں نے معاشرے سے بدعنوانی رشوت لاقانونیت اور ظلم کے خاتمہ کے لئے جہاد شروع کرنے کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ دھاندلی کا الزام لگانے والے جلد ہی سیاست چھوڑ دیں گے۔ ملکی خوشحالی کے راستے میں آنے والی ساری دیواریں پاش پاش کر دی جائیں گی۔

○ مقبوضہ کشمیر کے مختلف علاقوں میں جھڑپوں کے دوران ۲۷ فوجی ہلاک اور ۲۳ حریت پسند شہید ہو گئے۔

○ بھارت کی تین بریگیڈ فوج نے وادی لیپہ میں مورچہ بندی شروع کر دی ہے۔ بھارتی فوجیوں نے مسلمانوں کو گرفتار کر کے ان کے گھر جلا دیئے۔

○ وفاقی وزیر صنعت نے کہا ہے کہ حکومت کی اقتصادی اصلاحات کی بدولت پاکستان میں ایک ارب ڈالر کی غیر ملکی سرمایہ کاری ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ نج کاری کو آئینی تحفظ دینے کے لئے ترمیمی بل پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ بل قومی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ چار صنعتوں کے سوا کسی صنعت کے لئے حکومت سے اجازت کی ضرورت نہیں ہو گی۔

○ سرمایہ کاری کے فروغ کی پہلی بین الاقوامی کانفرنس اسلام آباد میں شروع ہو رہی ہے۔ تین روزہ کانفرنس میں ۴۰ ملکوں کے ۴۰۰ سرمایہ کار مندوبین شامل ہو رہے ہیں۔ جبکہ ۲۰۰ سرمایہ کار پاکستان سے شامل ہیں۔ امید ہے کہ اس کانفرنس کے نتیجے میں ایک ارب ڈالر کی سرمایہ کاری ہو گی۔

○ ویسٹ انڈیز اور پاکستان کے درمیان پہلے ایک روزہ بین الاقوامی کرکٹ میچ کے لئے پندرہ رکنی ٹیم کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ یہ میچ ۲۰ نومبر کو کراچی میں ہو گا۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی پنجاب کے صدر مسٹر جہانگیر بدر نے کہا ہے کہ اگر قوم کی آزادی ختم کر دی جائے تو انقلاب کا راستہ کھل جاتا ہے۔ وہ لاہور میں پی ڈی اے کے زیر اہتمام حکومت کے خلاف نکالے گئے احتجاجی جلوس کے بعد ریگل چوک پر حاضرین سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقعہ پر دیگر رہنماؤں نے بھی تقاریر کیں۔

○ جھنگ میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے تین افراد اور ایک اور واقعے میں ایک پولیس والا ہلاک ہو گیا۔

○ حکومت نے پی ڈی اے کو ۲۵ نومبر کو لیاقت باغ راولپنڈی کی بجائے کمپنی باغ یا کو پلشا اور میں جلسہ کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

○ رکن قومی اسمبلی مسٹر شہباز شریف نے کہا ہے کہ صدر نے سیاسی جوڑ توڑ میں فریق بننے سے انکار کر کے اپنی آئینی پوزیشن کا تحفظ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تین تین بار عوام سے مسترد ہونے والے اپنی سیاسی حیثیت سے بھی واقف نہیں۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ مولانا سمیع الحق کا استعفیٰ جمہوری عمل کا حصہ ہے۔

○ خان عبدالولی خان نے الزام لگایا ہے کہ "جہاد افغانستان" کا اسلحہ اسرائیل کو فروخت کیا گیا اور دو جرنیل اس میں ملوث ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اسرائیل کو اسلحہ فروخت کرنے کے ملزموں کے خلاف مقدمے درج کئے جائیں۔

○ وزیراعظم نے اعلان کیا ہے کہ تمام بے گھروں کو مفت پلاٹ دیئے جائیں گے۔ شہروں میں رہنے والوں کو تین تین مرلے کے اور دیہاتیوں کو سات سات مرلے کے پلاٹ دیئے جائیں گے۔

○ وفاقی وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ سود کے خلاف شریعت کورٹ کے فیصلے سے غیر ملکی سرمایہ کاری اور قرضے متاثر نہیں ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی دباؤ کے تحت بینکوں اور دیگر مالیاتی اداروں کی طرف سے دیئے گئے ۲۰ ارب روپے کے قرضوں کی واپسی کی کوئی امید نہیں۔

○ نور پور کے قریب مسلح ڈاکوؤں نے پوری آبادی کو لوٹ لیا۔ حیدرآباد میں دہشت گردوں نے ایک کلینک پر حملہ کر کے ایک ڈاکٹر کو ہلاک اور دوسرے کو شدید زخمی کر دیا۔ میرا خاص میں ایک مقابلے کے دوران ۳ ڈاکو اور ایک سپاہی ہلاک ہو گیا۔

غیر ملکی خبریں

○ امریکہ اور چین کے درمیان ہتھیاروں کے بارے میں سمجھوتے طے پا گئے ہیں۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر جیمز بیکر اور چینی حکام کے درمیان بات چیت میں کئی امور زیر بحث آئے جن میں انسانی حقوق کا مسئلہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ مسٹر جیمز بیکر نے کہا کہ ۱۹۸۹ء میں امریکہ اور چین کے تعلقات کے درمیان سرد مہری آ گئی تھی لیکن اب ان میں بہتری آ گئی ہے۔

○ امیر کویت شیخ جابر الاحمد الصباح نے چین کا دورہ کیا انہوں نے کہا کہ کویت چین سے بہتر تعلقات کا خواہاں ہے بعد ازاں وہ ماسکو پہنچے جہاں وہ صدر گورباچوف اور مسٹر بورس ییلسن سے ملاقات کریں گے۔ بورس نے کویت پر عراقی قبضہ کے دوران کویت کی بھرپور حمایت کی تھی۔

○ ایران نے افغان مجاہدین کے لیڈروں اور روس کے حکام کے درمیان ہونے والی بات چیت کے مشترکہ اعلامیہ کی بھرپور حمایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ افغانستان میں اسلامی حکومت کے قیام کی حمایت کرتا ہے۔

○ عرب ملکوں کی تنظیم عرب لیگ نے دسمبر ۸۸ء میں پان ایم کمپنی کے طیارے کو گرائے جانے کے واقعے کے ضمن میں لیبیا کی حمایت کا اعلان کیا ہے اور کہا ہے کہ اس طیارے کے حادثے میں لیبیا کا کوئی ہاتھ نہیں تھا۔ امریکہ نے الزام لگایا تھا کہ سکاٹ لینڈ پر پرواز کے دوران گرائے جانے والے اس طیارے کی تباہی کا ذمہ دار لیبیا ہے اس لئے اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔

○ شمالی برازیل میں شدید بارشوں سے ہزاروں مکانات تباہ اور ۹ افراد ڈوب کر ہلاک ہو گئے۔

جدید فیشن کے ساتھ
روائتی زیورات
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون ☎ دکان ۶۴۹ : رہائش ۱۷

خوشخبری
ہر قسم کی قانونی و دیگر کتب کی جلد بندی کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
شیخ غلام نبی اینڈ سنز
۱۴ بنگالی گلی گنپت روڈ لاہور فون نمبر ۲۳۳۰۱۴

● نرینہ اولاد سے محروم ● بے اولاد ● اٹھرا ● سوکھا ● گرمی ● گیس کا علاج کرنیوالے
سنہ ۱۹۱۱ سے مصروف خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
ہیڈ آفس: نزد پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون نمبر ۷۶۴۹۷۔۰۴۳۱
سب آفس: چوک گھنٹہ گھر پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰، گوجرانوالہ
فون: ۷۴۸۴۴۔۰۴۳۱
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
برانچیں: ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیڈر بکس، ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
لاہور: بالمقابل مسجد چک مزنگ جوہر پونیو کیمپس روڈ نزد آخری سٹاپ ممتاز مارکیٹ،
کراچی: نزد ڈاکخانہ محمود آباد ۳۰۳ - اسلام آباد: مکان نمبر ۲۰۲۹
گلی نمبر ۱۱ سیکٹر ۱/۲-۹ نزد انڈسٹریل ایریا، چوک قلعہ کالروالہ: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔
خواتین کیلئے انتظام کیساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلانِ داخلہ

نصرت جہاں اکیڈمی کے جونیئر سیکشن میں داخلہ کے لئے انٹرویو و ٹیسٹ ۷، دسمبر کو صبح ساڑھے آٹھ بجے سکول میں ہوگا۔

(i) PREP میں داخلہ کے لئے آنے والے طلباء کو کم از کم انگلش میں (CAPITAL ALPHABET) A TO Z تک اور اردو میں ا سے ح تک لکھنا آتا ہو۔

(ii) کلاس ONE سے کلاس FOUR تک داخلہ کے لئے چند طلباء کی گنجائش موجود ہے۔ ہر کلاس میں داخلہ کے لئے ٹیسٹ کا کورس پچھلی کلاس کے نصاب پر مشتمل ہوگا اور TEST صرف اردو، انگریزی، حساب کے مضامین کا ہوگا۔

(iii) PREP میں داخلہ کے لئے عمر ساڑھے چار سال سے ساڑھے پانچ سال تک ہونی چاہیئے۔ برتھ سرٹیفکیٹ داخلہ فارم کے ساتھ منسلک ہونا چاہیئے۔

داخلہ کے خواہش مند طلباء کے والدین اپنی اوّلین فرصت میں دفتر سے فارم اور پراسپکٹس حاصل کریں۔

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن ۔ ربوہ)

دوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

قابلِ اعتماد مفید و مجرّب ادویہ

جبوب مفید اٹھرا قیمت فی شیشی ۱۵ روپے مکمل کورس ۴۵ روپے	**زدجام عشق خاص** قیمت ۵۰۰ روپے	**تریاقِ معدہ** خرابی ہضم کا مؤثر علاج قیمت ۱۰، ۲۰، ۳۰ روپے	**روشن کاجل** آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے قیمت ۵ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس) دو دوائوں پر مشتمل قیمت ۱۷۵ روپے	**شباب آور موتی** قیمت فی شیشی ۸۰ روپے	**راحتِ جان** تبخیرِ معدہ کا علاج قیمت ۱۵ روپے	**سُرمہ جواہر** مشہور و معروف تحفہ قیمت ۵ روپے
لیکوریِن قیمت ۲۰ روپے	**سونے چاندی کی گولیاں** قیمت ۲۰۰ روپے	**شربت صدر** نزلہ زکام اور کھانسی کا مؤثر علاج قیمت ۱۸، ۲۴ روپے	**تریاقِ بواسیر** خونی اور بادی بواسیر کیلئے قیمت ۲۰ روپے

- دوا منگواتے وقت بیماری کی مختصر کیفیت تحریر کریں۔
- فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۱ء مفید طبّی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔

بیرونی مریض پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں

NASIR ناصر

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

فون: ۵۳۴، ۶۳۴ — پوسٹ بکس ۶۰

آنکھوں کے مریضوں کے لئے اطلاع

موسم سرما میں اوقات معائنہ مندرجہ ذیل ہوں گے۔

صبح : ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک
شام : ۵ بجے سے ۷ بجے تک

جمعۃ المبارک کو تعطیل ہوگی

بریگیڈیئر ڈاکٹر مرزا مبشر احمد

امتیاز سرجیکل کلینک ڈیوس روڈ لاہور

فون ۳۰۱۴۴۵

پاک گولڈ سمتھ

فون ۶۴۳ / ۵۵۰

اقصیٰ روڈ (طارق مارکیٹ) ربوہ

عبدالمنان ولد میاں عبدالسلام صاحب

مرض اٹھرا کی شکار ۔ نرینہ اولاد سے محروم ۔ دکھی عورتوں کیلئے

دواخانہ محافظ صحت

کوٹ نہال سنگھ ۔ مین سٹریٹ ۲ پرملیس

رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر

المشہور: حکیم عطاء الرحمٰن علوی ابن حکیم نظام جان سند یافتہ

زنانہ و مردانہ پیچیدہ و پوشیدہ امراض کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں

خط و کتابت: حکیم عطاء الرحمٰن علوی ابن حکیم نظام جان ★ گول چوک ۔ اوکاڑہ

کُول بریز

ریفریجریٹر ۔ ایئر کنڈیشنر ۔ ڈیپ فریزر اور آٹومیٹک واشنگ مشین کی معیاری مرمت کے لئے۔

۵۸ ۔ ایگرو اسکوائر شادمان مین مارکیٹ لاہور

فون: ۴۸۸۸۴۴ / ۴۸۰۹۴۴

برائے فروخت

ایک جاپانی ٹی وی 25 - انچ بلیک اینڈ وائیٹ ہٹاچی ۔ وقت شام 4 بجے کے بعد۔

حمید احمد کلیم

۱۷/۲ ۔ دارالصدر شمالی ربوہ

خارش ہر قسم گرمی ۔ گیس اور کمزوری کا خاتمہ

عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ

نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

مرگی ۔ مالیخولیا ۔ بواسیر ۔ اٹھرا اور لیکوریا کا مکمل علاج

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان

الحمد جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ

قدیمی ۔ اوّلین ۔ شہرہ آفاق

سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر ۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

برانچیں

- کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
- لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
- ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
- منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
- رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
- ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ فون نمبر ۵۵۸

گائے بھینس گھوڑا

اور تمام جانوروں کے امراض مثلاً منہ کھر، زہرباد، سوزش پستان، فالج، ٹک، نتھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کنار، واہ چیچک وغیرہ کے لئے کیور ہیٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔ مزید تفصیل کے لئے ۳ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر لٹریچر **مفت** حاصل کریں۔

ویٹرنری ڈاکٹرز **فری لٹریچر و سیمپلز** براہ راست کمپنی سے طلب کریں۔

لاہور: پاکستان میڈیکوز لوئر مال۔ کراچی: شہزاد میڈیکل سٹور ۔ بھینس کالونی روڈ نمبر ۵ لانڈھی۔ فیصل آباد: میاں شادی میڈیسن گول امین پور بازار۔ راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز ۔ بوہڑ بازار ملتان: زکریا میڈیکل سٹور ۔ بیرون لوہاری گیٹ

کیور ہیٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ

لاہور / کراچی فون ۶۰۶ / ۶۰۷